دوام حدیث　　　　شفقت حسین خادم

احادیث نبویہ قرآن کی روشنی میں !

منکرین حدیث سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے اور صراط سنت سے بہکانے کیلئے عام طور پر دو طریقے استعمال کرتے ہیں، پہلے تو وہ اسے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ احادیث کا موجودہ ذخیرہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تقریباً دو ڈھائی سو سال بعد جمع و مرتب کیا گیا ہے اور یہ کہ ان کتب احادیث میں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عرصہ دراز کے بعد مرتب کیا گیا محدثین کا گھڑا ہوا ہے لہذا وہ ناقابل اعتماد ہے اور اگر اس حربے سے وہ شکار مطلوب کو نہیں پھانس پاتے تو اسے یہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ سنت اگر موجود ہو بھی تو ہم قرآنی رو سے اس کی پیروی کرنے کے پابند کب ہیں....؟

یہاں ہم مختصراً اس بات کا جائزہ لیں گے کہ کیا ہم فی الواقع قرآن کی رو سے پیروی سنت کے پابند نہیں؟ اور قدرے تفصیل سے اس اعتراض کا جائزہ لیں گے کیا فی الواقع احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ڈھائی سو سال بعد جمع و تحریر ہوئی تھیں یا دور نبوی ہی میں لکھی جانے لگی تھیں۔

جہاں تک پیروی سنت سے متعلق قرآن کے احکامات کا تعلق ہے تو ہم عرض کریں گے کہ اگر ان تمام قرآنی احکامات کو جمع کر دیا جاتے جو پیروی سنت سے متعلق حکم دیتے ہیں تو بجائے خود ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائیگی تاہم میں ان حسین تر قرآنی آیات کا اس ضمن میں حوالہ دینا چاہتا ہوں جو شاید اس گمراہ کن اعتراض کا قلع قمع کرنے کیلئے کافی ہیں جو منکرین سنت کرتے ہیں۔

سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے (ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت

کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا“ دوسری جگہ سورۃ الحشر میں فرمایا ”جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ“، یہ دو ہی آیات ایک مسلمان کو یہ سمجھا دینے کے لیے کافی ہیں کہ پیروی سنت کا قرآنی مفہوم کیا ہے؟

اب ہم اپنے اس موضوع کی طرف آتے ہیں کہ احادیث دور نبوی میں تحریر ہوتی تھیں یا دور نبوی کے دو ڈھائی سو سال کے بعد اچانک معرض وجود میں آگئی تھیں ہم مستند کتب کے حوالوں سے یہ بات ثابت کریں گے کہ احادیث دور نبوی میں تحریر ہوتی تھیں۔ سلاطین عالم کے نام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط بھجوائے تھے ان میں سے بعض اہم خطوط کے فوٹو اب بھی دستیاب ہیں اور عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔ چند برس پیشتر ڈاکٹر حمید اللہ نے مصر سے دور نبوی کی تقریباً ڈھائی سو دستاویزات کا مجموعہ طبع کرایا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے ”الصحیفہ الصادقہ“ کے نام سے احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا یہ مجموعہ انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تحریر کیا تھا اور وہ اسے ایک صندوق میں بند رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس کتاب کی وجہ سے زندگی عزیز ہے۔

اس کتاب کی ضخامت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مجھ سے زیادہ کسی کے پاس نہیں ہوں گی سوائے عبد اللہ بن العاص کے ..... کہ وہ لکھ لیتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔ اور ابوہریرۃؓ سے ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مسند احمدؒ، دارمی)

حضرت علیؓ سے مختلف لوگوں نے دریافت کیا اور ایک دفعہ تو بر سر منبر آپؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا علم بھی ہے جو خاص طور پر آپ ہی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہو تو آپؓ نے فرمایا کہ نہیں میرے پاس صرف کتاب اللہ ہے اور یہ چند احکام ہیں جو میں نے حضورؐ سے سن کر لکھ لیے تھے۔ پھر آپؓ نے وہ تحریر نکال کر دکھائی اسمیں زکوٰۃ قانونی تعزیرات حرم مدینہ حرمت مومنین وغیرہ کے متعلق احکامات درج تھے۔ (بخاری مسلم نسائی مسند احمد ترمذی)

۸ھ میں فتح مکہ کے موقع پر رحمت عالم رسول اللہ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور اسمیں حرم مکہ کے احکام اور چند قوانین آپؐ نے ارشاد فرمائے۔ ابوہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ اس موقع پر اہل یمن کے ایک شخص ابوشاہ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ احکام مجھے لکھوا دیئے جائیں چنانچہ آپؐ نے ابوشاہ کے لیے یہ احکام لکھنے کا حکم دیا اور وہ احکامات انہیں لکھ دیئے گئے (بخاری، مسلم، ترمذی

ابوداؤد، مسند احمد)

حضرت انسؓ نے ۱۲۸۶ احادیث اپنے مرتب کردہ صحیفے میں جمع کی تھیں اور وہ احادیث انہوں نے نبی اکرم صلعم کو سنا بھی دی تھیں ..... اسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تالیف کی توثیق فرمادی تھی (تدوین حدیث از مناظر گیلانی)

حضرت وائل بن حجرؓ جب اپنے وطن حضرموت واپس جانے لگے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز، روزہ، شراب اور سود کے احکام لکھوا کر عنایت فرماتے (طبرانی)

حضرت معاذ بن جبلؓ یمن میں تھے ان کو ایک تحریر بھجوائی گئی جس میں مندرج تھا کہ سبزیوں وغیرہ پر زکواۃ نہیں ہے۔

صلح حدیبیہ کا معاہدہ جس کا متن حضرت علیؓ نے تحریر کیا تھا اس کی نقل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی جو محفوظ کرلی گئی (ابن سعد) حضرت عمرو بن حزم کو اہل یمن کے لیے ایک ضخیم کتاب عطا کی گئی تھی جس میں کثیر فقہی مسائل تھے، مثلاً زکواۃ، دیات، اگناہ کبیرہ، طلاق، ..... وغیرہ اس کتاب پر فقہاء نے عمل کیا ہے یہ تواتر کے درجے میں تھی (موطا، دارمی، زادالمعاد)

حضرت عبداللہ بن حکیمؓ کے پاس نبی کریمؐ کا ایک خط تھا جس میں مردہ جانوروں کے احکامات درج تھے۔ (طبرانی)

خلیفہ مروان نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور کہا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ مکہ حرم ہے اس موقع پر رافع بن خدیجؓ نے اس سے کہا اور سن لو کہ مدینہ بھی حرم ہے اور میرے پاس یہ حدیث لکھی ہوئی ہے چاہو تو پڑھ کر سنادوں (مسند احمد)

مذکورہ بالا تحریری سرمائے کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب نے بھی صحائف حدیث مرتب کئے تھے۔

حضرت ابوموسٰی اشعریؓ، عبداللہ بن ربیعہؓ، حضرت سعد بن ربیعؓ، حضرت سمرہ بن جندبؓ، حضرت عبادہؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ضحاک بن قیسؓ، حضرت مالک بن احمرؓ وغیرہ۔

جو حوالہ جات اوپر نقل کئے گئے ہیں ان کی روشنی میں یہ اعتراض بے معنی ہوگیا

رہ جاتا ہے کہ احادیث دورِ نبوی میں نہیں بلکہ دو ڈھائی سو سال کے بعد جمع کی گئی ہیں لیکن یہ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی کیونکہ منکرین حدیث یہیں پر ایک اعتراض یہ کر دیتے ہیں کہ مسلم شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے سوا کچھ نہ لکھو، تو اس ضمن میں ہم یہ عرض کریں گے کہ مسلم کی یہ حدیث دراصل اسلام کے نشوو ارتقاء کے بالکل ابتدائی دور کی ہے جبکہ قرآن اور حدیث کے غلط ملط ہو جانے کا خطرہ تھا، لیکن بعد میں نبی اکرم صلعم نے اشاعتِ علم حدیث پر بہت زور دیا ہے جسکی مثالیں ہم کو کثرت سے ملتی ہیں۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علم کو قید میں لاؤ" میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ علم کو قید میں لانا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "اس کا تحریر کرنا"، (مستدرک الحاکم) حضرت رافع بن خدیجؓ نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ، ہم آپؐ سے کئی باتیں سنتے ہیں کیا ان کو لکھ لیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا "لکھ لیا کرو"

ایک انصاری بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حدیثیں یاد نہیں رہتیں آپؐ نے ان سے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو اور ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ لکھ لیا کرو (ترمذی ابوداؤد)

مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنتے لکھ لیتے تھے چند لوگوں نے انہیں منع کیا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی غصے کی حالت میں بھی ہوتے ہیں اور تم آپؐ کی ہر بات لکھ لیتے ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس واقعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا "لکھو کہ اس منہ سے ہمیشہ حق بات نکلتی ہے" (ابوداؤد، مسند احمد، دارمی)

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھ سے قرآن علم اور وراثت کے قوانین سیکھو اور آگے سکھاؤ کیونکہ مجھے اس دنیا سے اٹھ جانا ہے، علم جلد اٹھا لیا جائیگا اور فتنہ اٹھے گا" (مسلم ترمذی) کیا مذکورہ بالا حوالوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابتِ حدیث کی ہمت افزائی فرمائی تھی اور اگر یہ ثابت ہے تو پھر اس پر یہ اعتراض کیا معنی رکھتا ہے کہ احادیث دورِ نبوی میں نہیں لکھی گئی تھیں!